فہمِ حدیث

کلامِ نبویؐ کی صحبت میں

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا:

ماہِ رمضان کی ہر رات' اللہ عزوجل کے حکم سے ایک پکارنے والا تین دفعہ پکارتا ہے: کوئی ہے مانگنے والا! جو وہ مانگے گا میں اسے دوں گا۔ کوئی ہے توبہ کرنے والا! میں اس کی توبہ قبول کروں گا۔ کوئی ہے استغفار کرنے والا! میں اس کے گناہ بخش دوں گا۔ کوئی ہے جو قرض دے ایسی ذات کو جو خالی ہاتھ نہیں' خزانوں سے مالا مال ہے' جو اپنے وعدوں کے مطابق پورا پورا عطا کرتی ہے' بغیر کسی کمی یا ظلم کے۔

جب شبِ قدر آتی ہے' تو اللہ عزوجل کے حکم سے جبرائیلؑ' فرشتوں کے ایک ہجوم کے ساتھ' نیچے اترتے ہیں۔ ایک سبز جھنڈا ان کے ساتھ ہوتا ہے' جسے وہ خانہ کعبہ کی چھت پر نصب کر دیتے ہیں' اور اپنے سو (۱۰۰) پروں میں سے وہ دو پر بھی کھول دیتے ہیں جو صرف اسی رات کھولے جاتے ہیں' یہاں تک کہ وہ مشرق سے مغرب تک کو ڈھانپ لیتے ہیں۔ پھر جبرائیلؑ کے کہنے سے فرشتے اللہ کے حضور کھڑے ہونے والے' بیٹھنے والے' نماز پڑھنے والے' اور ذکر کرنے والے آدمی کو سلام کرتے ہیں' ان سے مصافحہ کرتے ہیں' اور ان کی دعاؤں پر آمین کہتے ہیں' یہاں تک کہ فجر ہو جاتی ہے۔

فجر کے وقت' جبرائیلؑ پکارتے ہیں: اے فرشتو' اب چلو' اب چلو۔ فرشتے کہتے ہیں: اے جبرائیلؑ' اللہ نے امتِ احمدؐ کے مومنین کی حاجتوں کے بارے میں کیا کیا؟ جبرائیلؑ کہتے ہیں: آج کی رات اللہ نے سب پر نظرِ رحمت فرمائی ہے' سب کو معاف کر دیا ہے' سب کے گناہ بخش دیے ہیں' سوائے چار آدمیوں کے۔

(حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں) ہم نے پوچھا: اے اللہ کے رسولؐ یہ کون لوگ ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: ایک کثرت سے شراب پینے والا' دوسرے اپنے والدین سے قطع

تعلق کرنے والا، تیسرے رشتہ داروں کے حقوق ادا نہ کرنے والا، اور چوتھے دوسروں سے بغض و عداوت اور نفرت رکھنے والا (البیہقی، ابن حبان)

کرم و عطا اور رحمت و مغفرت کا یہ دروازہ رمضان ہی میں نہیں، ہر رات کھولا جاتا ہے۔

○

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ہر رات، جب ایک تہائی رات باقی رہ جاتی ہے، ہمارا رب تبارک و تعالیٰ دنیا کے آسمان پر اترتا ہے اور فرماتا ہے: کوئی ہے جو مجھے پکارے، میں اس کی پکار سنوں گا! کوئی ہے جو مجھ سے مانگے، میں اسے عطا کروں گا! کوئی ہے جو مجھ سے استغفار کرے، میں اس کو بخش دوں گا! پھر وہ اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے اور کہتا ہے، کون ہے جو اس کو قرض دے جو نہ خالی ہاتھ ہے نہ ظالم! (مسلم، بخاری، مالک، ترمذی)

اللہ، اللہ، شانِ کریمی کا بھی کوئی ٹھکانا ہے! جو غنی ہے وہ محتاجوں کو خود بلاتا ہے، خود ہاتھ پھیلا کر مانگتا ہے، رحمت و بخشش کے سارے دروازے کھول دیتا ہے۔ لیکن راتیں آتی ہیں اور گزر جاتی ہیں، رمضان کی بھی اور دوسری بھی، ہمارے چاروں طرف خزانے برستے رہتے ہیں، ہم آرام سے پاؤں پھیلائے سوتے رہتے ہیں، ہماری جھولیاں خالی ہی رہ جاتی ہیں۔ کیسی بدنصیبی ہے، اور کیسی محرومی! سچ ہے، ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں۔

دیکھیے وہ کون ہیں جو شبِ قدر کے عفوِ عام سے محروم ہیں: وہ جو دوسرے انسانوں کے حقوق ادا نہیں کرتے، ان کو تکلیف اور ایذا پہنچاتے ہیں، اور ان کے ساتھ بغض رکھتے ہیں۔

○

حضرت امِ سلمہؓ بیان کرتی ہیں:

ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سخت گھبراہٹ کے عالم میں سوتے سوتے اٹھے اور فرمایا: سبحان اللہ، رات میں کس قدر خزانے اتارے گئے ہیں، اور کتنے فتنے! کوئی ہے جو حجرہ والیوں کو جگائے تاکہ وہ نماز پڑھیں۔ کتنی ہی دنیا میں کپڑے پہننے والیاں ہیں، جو آخرت میں برہنہ ہوں گی۔ (بخاری)

رات کو برکت کے خزانے بھی برستے ہیں، اور فتنے ہیں۔ جنھیں غیب پر ایمان ہے ان کی نیند اڑ جاتی ہے، اور وہ اپنے رب کے حضور ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔

رسولؐ اللہ اپنی بیویوں کے لیے بھی اتنا ہی فکر مند ہوتے تھے۔ جتنا اپنے لیے۔

○

حضرت عمرو بن عبسہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بندہ اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب رات کے وقت ہوتا ہے۔ پس، اگر تم سے ہو سکے کہ رات کے وقت میں اللہ کو یاد کرنے والے بنو، تو ضرور بنو۔ (ترمذی، ابوداؤد)

رات کے سکوت اور تنہائی کے لمحات اپنے رب سے قربت کے لمحات بھی ہیں، قربت حاصل کرنے کا بہترین موقع بھی۔ "اگر ہو سکے" میں رخصت تو ہے ہی، زبردست ترغیب بھی ہے۔ یعنی، جو کچھ بھی کر سکو، وہ ضرور کرو۔

○

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب بندہ سجدہ کی حالت میں ہوتا ہے۔ پس (سجدہ میں) خوبؔ دعائیں کرو۔ (مسلم، ابوداؤد، نسائی)

بالِ نیم شبی، اپنے رب کے حضور زمین پر منہ رکھ کے، قبولیت ہی کے لیے نہیں، دل کی زندگی، جذبات کی پاکیزگی اور درجات کی بلندی کے لیے بھی اکسیر ہے۔

○

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں رات کو اپنی خالہ حضرت میمونہؓ کے ہاں رہا۔ اس روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہیں تھے۔

جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ گیا، یا اس سے کچھ کم، تو آپؐ اٹھے، آسمان کی طرف دیکھا اور سورۃ آل عمران کی آخری دس یہ آیات پڑھیں، اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ـــــ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (بخاری، مسلم)

○

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو تہجد کی نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو فرماتے:

اللهم لک الحمد، انت قیم السموت والارض ومن فیهن ـ ولک الحمد، انت نور السموٰت

والارض ومن فیھن۔ ولک الحمد' انت ملک السموات والارض ومن فیھن۔ ولک الحمد' انت الحق' ووعدک الحق' ولقاؤک حق' وقولک حق' والجنۃ حق' والنار حق' والنبیون حق' ومحمد حق' والساعۃ حق۔ اللھم لک اسلمت' وبک امنت' وعلیک توکلت' والیک انبت' وبک خاصمت' والیک حاکمت۔ فاغفرلی ماقدمت وما اخرت' وما اسررت وما اعلنت' وما انت اعلم بہ منی۔ انت المقدم وانت المؤخر' انت الٰھی' لا الٰہ الا انت' ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ (بخاری' مسلم)

اے میرے اللہ' ساری حمد' تعریف اور شکر' تیرے ہی لیے ہے' کہ تو ہی آسمانوں اور زمین کو' اور جو کچھ ان میں ہے ان کو' تھامنے والا ہے۔ اور ساری حمد تیرے ہی لیے ہے' کہ تو ہی آسمانوں اور زمین کا' اور جو کچھ ان میں ہے ان کا' نور ہے۔ اور ساری حمد تیرے ہی لیے ہے' کہ تو ہی آسمانوں اور زمین کا' اور جو کچھ ان میں ہے ان کا' بادشاہ ہے۔ اور ساری حمد تیرے ہی لیے ہے' کہ تو حق ہے' اور تیرا وعدہ سچا ہے' اور تجھ سے ملاقات ہونا ہی ہے' اور تیری بات برحق ہے' اور جنت حق ہے' اور دوزخ حق ہے' اور سارے نبی سچے ہیں' اور محمدؐ سچے ہیں' اور قیامت کی گھڑی برحق ہے' میرے اللہ میں پورا تیرا مطیع ہو گیا ہوں' تجھ پر ایمان رکھتا ہوں' سارے کام تیرے سپرد کر دیے ہیں' تیری طرف پلٹتا ہوں۔ تیرے ہی لیے جھگڑتا ہوں' تجھ ہی سے فیصلہ طلب کرتا ہوں۔ پس میرے گناہ بخش دے: وہ جو میں نے آگے بھیجے اور جو پیچھے چھوڑے' وہ جو میں نے چھپ کر کیے یا علانیہ کیے' وہ جو مجھ سے زیادہ تو جانتا ہے۔ تو ہی آگے بڑھانے والا ہے۔ تو ہی پیچھے کرنے والا ہے' تو ہی میرا معبود ہے' تیرے علاوہ اور کوئی الٰہ نہیں۔ اللہ علی العظیم کے علاوہ' نہ کسی کے پاس قوت ہے' نہ کسی کے بس میں کوشش۔

○

حضرت عبادہ بن صامتؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جو شخص رات کو جاگے' اور یہ کلمات کہے'

لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ' لہ الملک ولہ الحمد' وھو علی کل شی قدیر۔ سبحان اللہ والحمدللہ ولا الٰہ الا اللّٰہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

پھر کہے' رب اغفرلی' میرے رب مجھے بخش دے (یا فرمایا' پھر دعا مانگے)' اس کی دعا قبول کی جائے گی۔ پھر اگر وضو کر کے نماز پڑھے' تو اس کی نماز قبول کی جائے گی۔ (بخاری)

○

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں:

ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کے لیے کھڑے ہوئے تو ایک ہی آیت پڑھتے پڑھتے صبح کر دی: اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔ (ترمذی، ابوداؤد)

○

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نماز پڑھتے تو اسے ہمیشہ پڑھنا پسند کرتے۔ جب کبھی آپؐ نیند کے غلبہ کی وجہ سے، یا درد کی وجہ سے، رات کو نماز نہ پڑھ سکتے، تو دن میں بارہ رکعات پڑھ لیتے۔ میں نے نہیں دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی پورا قرآن ایک رات میں پڑھا ہو، یا ساری رات نماز پڑھی ہو، یا سوائے رمضان کے پورے ہیشہ ہیشہ روزے رکھے ہوں۔ (مسلم)

○

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے ہر حصہ میں وتر پڑھے ہیں: شروع رات میں عشا کے بعد، درمیان میں، اور آخر میں۔ (بخاری و مسلم)

○

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس شخص کو یہ اندیشہ ہو کہ وہ آخر رات میں نہیں اٹھ سکے گا، وہ شروع رات ہی میں وتر پڑھ لے۔ اور جسے آخر رات میں پڑھنے کا لالچ ہو، وہ آخر رات میں پڑھے۔ آخر رات کی نماز مشہود ہے (کہ فرشتے حاضر ہوتے ہیں)، اور افضل ہے۔ (مسلم)

○

حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص نیند کی وجہ سے اپنا پورا وظیفہ یا اس کا کچھ حصہ پڑھے بغیر سو رہا، اور وہ فجر

اور ظہر کے درمیان پڑھ لے' تو یہ ایسے ہی لکھا جائے گا جیسے اس نے رات میں پڑھا ہو۔ (مسلم)

○

حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے شعبان کے آخری دن تقریر کی اور (اس میں) فرمایا:

رمضان میں جس نے اپنے خادم پر کام کا بوجھ ہلکا کیا' اللہ اس کی مغفرت فرمائے گا' اور اسے آگ سے رہائی دے گا۔

اور اس ماہ میں چار چیزوں کی کثرت کرو: دو وہ جن سے تم اپنے رب کو راضی کرو گے' اور دو وہ جن سے تم بے نیاز نہیں ہو سکتے۔ جن دو خصلتوں سے تم اپنے رب کو راضی کرو گے وہ ہیں: شہادت کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں' اور اس سے استغفار۔ وہ دو جن سے تم بے نیاز نہیں ہو سکتے' وہ یہ ہیں: اللہ سے جنت مانگو' اور دوزخ سے اس کی پناہ۔ (البیہقی' ابن خزیمہ' ابن حبان)

○

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟

صحابہؓ نے کہا: ہمارے نزدیک مفلس وہ ہے جس کے پاس مال ہو نہ اسباب۔

آپؐ نے فرمایا: میری امت میں تو مفلس وہ ہے جو قیامت کے روز ڈھیر ساری نمازیں' روزے اور زکوتیں لے کر آئے گا مگر ساتھ ہی اس حال میں آئے گا کہ کسی کو گالی دی' کسی پر تہمت لگائی' کسی کا مال کھایا' کسی کا خون بہایا' کسی کو مارا۔ پس (ان مظالم کے قصاص میں) اس دعوے دار کو اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی' اور اس دعوے دار کو دے دی جائیں گی' یہاں تک کہ اگر حساب پورا ہونے سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں' تو ان (دعوے داروں) کے گناہ لے کر اس پر ڈال دیئے جائیں گے' اور پھر وہ سر کے بل آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ (مسلم)

(مرتبہ: خرم مراد)